فون نمبر ۹۹
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل
روزنامہ
ربوہ
یوم شنبہ
ایڈیٹر
روشن دین تنویر
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۸ صلح ۱۳۴۵ ہش ۔ ۱۵ رمضان المبارک ۱۳۸۵ھ ۔ ۸ جنوری ۱۹۶۶ء | نمبر ۷

اخبار احمدیہ

ربوہ ۷ جنوری ۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے ۔ الحمد للہ ۔

ربوہ میں نماز استسقاء

ربوہ ۷ جنوری ۔ کل مورخہ ۶ جنوری مطابق ۱۳ رمضان المبارک ربوہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے نماز استسقاء ادا کی گئی ۔ جس میں باران رحمت کے نزول کے لئے نہایت خشوع و خضوع اور دردو الحاح سے دعا مانگی گئی ۔ یاد رہے اس موسم میں بارش نہ ہونے کی وجہ سے فصلوں کو شدید نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے اور سب لوگ بارش کے بشدت منتظر ہیں ۔

کل نماز استسقاء حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے دفاتر صدر انجمن احمدیہ سے ملحق کھلے میدان میں ۱۱ بجے قبل دوپہر پڑھائی ۔ جس میں ربوہ کے مقامی احباب ہزاروں کی تعداد میں شریک ہوئے ۔

نماز سے قبل محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے احباب سے خطاب کرتے ہوئے بارش نہ ہونے کی صورت میں نماز استسقاء ادا کرنے سے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت بیان فرمائی ۔ اور نماز کا طریق واضح فرمایا ۔ ازاں بعد آپ نے سنت نبوی کے مطابق پہلے قبلہ رُخ کھڑے ہو کر اجتماعی دعا کرائی اور دعا سے فارغ ہونے کے بعد دو نفل نماز باجماعت پڑھائی ۔

نماز سے فارغ ہونے پر محترم مولانا شمس صاحب نے احباب کو توجہ دلائی کہ وہ ان دنوں خصوصیت سے بارش کے لئے دعا مانگتے رہیں ۔ تا اللہ تعالیٰ ہماری تضرعات کو قبول فرما کر بروقت بارش نازل فرمائے ۔ جو ہر لحاظ سے رحمت اور فضل کی بارش ثابت ہو ۔ آمین اللّٰھم آمین ۔

درخواست دعا

مکرم شیخ نور الحق صاحب آف ایم ۔ ای ۔ سنڈیکیٹ کی والدہ صاحبہ محترمہ کی طبیعت کل صبح قدرے سنبھل گئی تھی ۔ لیکن ۱۱ بجے قبل دوپہر انہیں پھر ڈبل نمونیہ ہو گیا ۔ اور حالت تشویشناک صورت اختیار کر گئی ۔ حالت بدستور تشویشناک ہے ۔ احباب جماعت دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے آمین ۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ریاکاری اور عُجب کے زہریلے اثر سے ثواب اور اجر باطل ہو جاتا ہے

خدا سے توفیق طلب کرتے رہو کہ یہ خرابیاں دُور ہو کر دل اخلاص سے بھر جائے

"نماز پوری پڑھو ۔ صدقہ اور خیرات دو تو پوری نیت سے دو کہ خدا راضی ہو جائے اور توفیق طلب کرتے رہو کہ ریاکاری عُجب وغیرہ زہریلے اثر جس سے ثواب اور اجر باطل ہوتا ہے دُور ہو جاویں اور دل اخلاص سے بھر جاوے ۔ خدا پر بدظنی نہ کرو وہ تمہارے لئے ان کاموں کو آسان کر سکتا ہے ۔ وہ رحیم کریم ہے ۔ با کریماں کارہا دشوار نیست ۔ اگر پیچھے لگے رہو گے تو اسے رحم [redacted] آ ہی جائے گا ۔

بہت لوگ ہیں کہ سیدھی نیت سے طلب نہیں کرتے ۔ تھوڑا طلب کر کے تھک جاتے ہیں ۔ دیکھو اگر ایک زمین میں چالیس ہاتھ کھودنے سے پانی نکلتا ہے تو تین چار ہاتھ کھود کر جو شکایت کرے کہ پانی نہیں نکلا اسے تم کیا کہو گے؟ اس قسم کے بدقسمت انسان ہوتے ہیں کہ وہ دو چار دن دعا کر کے کہتے ہیں کہ ہمیں پتہ کیوں نہ لگا اور اس طرح ایک دنیا گمراہ ہو گئی ہے ۔ وظیفے اور مجاہدے کرتے رہے مگر جس حد تک کھودنے سے پانی نکلنا تھا اس حد تک نہ کھودا یعنی نہ پہنچے تو خدا کی ذات سے منکر ہو گئے اور آخر کار خلقت کا رجوع اپنی طرف دیکھ کر ٹھگ بن گئے ۔ اس کا باعث یہ ہوا کہ خدا تعالیٰ کی طرف جس رفتار سے چلنا چاہیئے تھا اس رفتار سے نہ چلے اور اس کے عطا کردہ قویٰ اور اعضاء سے کام نہ لیا اور طوطے کی طرح وظیفوں پر زور لگاتے رہے آخر لعنتی ہو گئے ۔

گر نباشد بدوست راہ بردن ؛ شرطِ عشق است در طلب مُردن

اس کے یہ معنی ہیں کہ اس کی راہ پر چلا جاوے یہاں تک کہ مر جائے ۔ وَاعْبُدْ رَبَّکَ حَتّٰی یَاْتِیَکَ الْیَقِیْنُ کے یہی معنی ہیں ۔ موت جب آتی ہے تو ساتھ ہی یقین بھی آ جاتا ہے ۔ موت اور یقین ایک ہی بات ہے ۔ غرض کہ اس کمزوری اور کسل نے لوگوں کو خدا یابی سے محروم کر دیا ہے کہ پورا حق تلاش کا ادا نہ کیا ۔ رستے میں جھٹ کا مل گیا اسی پر راضی ہو گئے اور دوکاندار بن گئے ۔" (البدر ۶ مارچ ۱۹۰۴ء)

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۸ جنوری ۱۹۶۶ء

رویا کی اہمیت دین میں

بخاری شریف کی تیسری حدیث ہے کہ

عن عائشۃ ام المومنین رضی اللہ عنہا قالت اول ما بدئ بہ صلی اللہ علیہ وسلم الرؤیا الصالحۃ فی النوم فکان لا یری رؤیا الا جاءت مثل فلق الصبح

ترجمہ۔ ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ سب سے پہلی وحی جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر شروع ہوئی وہ اچھے خواب تھے۔ چنانچہ جو خواب آپؐ دیکھتے تھے وہ صبح کی روشنی کی مانند ظاہر ہو جاتا تھا۔

قرآن کریم میں بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رویا کا ذکر ہے۔ چنانچہ آپؐ چند سو صحابہ کرامؓ کے ساتھ عمرہ کے لئے مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے تو ایک رویا کی بناء پر ہی تھا۔ حالانکہ اس سفر میں عمرہ نہیں ہوا تھا۔ اور آپؐ نے اللہ تعالےٰ کے حکم سے صلح حدیبیہ کا معاہدہ کیا تھا۔ اور واپس تشریف لے آئے تھے اس کے متعلق اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔

لقد صدق اللہ رسولہ الرؤیا (فتح ۲۱)

یعنی اللہ تعالےٰ نے اپنے رسولؐ کا رؤیا سچ کر دکھایا۔

اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

فبشرنٰہ بغلٰم حلیم ۰ فلما بلغ معہ السعی قال یٰبنی انی اریٰ فی المنام انی اذبحک فانظر ماذا تریٰ ط قال یٰابت افعل ما تؤمر ستجدنی ان شاء اللہ من الصابرین ۰ فلما اسلما وتلہ للجبین ونادینٰہ ان یٰابراھیم ۰ قد صدقت الرؤیا ج انا کذٰلک نجزی المحسنین ۰ (صافات ۱۰۲ تا ۱۰۵)

تب ہم نے اس کو ایک حلیم لڑکے کی بشارت دی۔ پھر جب وہ لڑکا اس کے ساتھ تیز چلنے کے قابل ہو گیا اس نے کہا کہ اے میرے بیٹے میں نے تجھے خواب میں دیکھا ہے کہ (گویا) میں تجھے ذبح کر رہا ہوں پس تو فیصلہ کر اس میں تیری کیا رائے ہے۔ اس وقت بیٹے نے کہا کہ اے میرے باپ جو کچھ تجھے خدا (تعالےٰ) کہتا ہے وہی کر تو انشاء اللہ (تعالےٰ) مجھے اپنے ایمان پر قائم رہنے والا دیکھے گا۔ پھر جب وہ دونوں فرمانبرداری پر آمادہ ہو گئے۔ اور اس (یعنی باپ) نے اس (رضامندی ظاہر کرنے والے بیٹے) کو ماتھے کے بل گرا لیا۔ اور ہم نے اس (ابراہیمؑ) کو پکار کر کہا کہ اے ابراہیمؑ! تو اپنی رویا پوری کر چکا۔ ہم اسی طرح محسنوں کو بدلہ دیا کرتے ہیں۔

سورۃ یوسف کا تو مضمون تمام تر خوابوں پر مشتمل ہے۔ سیدنا حضرت یوسف علیہ السلام کے خواب کے علاوہ عزیز مصر اور قید خانے میں عزیز مصر کے خاصدار اور باورچی کی خوابیں بھی ہیں۔ یہ تینوں آخر الذکر معمولی گنہگار انسان تھے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے ان کو بھی سچی خوابوں سے نوازا تھا جن کی تاویل سیدنا حضرت یوسف علیہ السلام نے کی تھی۔

پھر سیدنا حضرت یوسف علیہ السلام کے متعلق آتا ہے۔

ولنعلمہ من تاویل الاحادیث

یعنی یہ اس لئے تاکہ ہم تاویل رویا کا علم اس کو عطا کریں۔

پھر یہ بھی آتا ہے کہ سیدنا خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدایت تھی کہ صحابہ کرامؓ اپنے رویا آپؐ کو سنایا کریں۔ اذان کے الفاظ بھی ایک صحابیؓ کو خواب میں ہی بتلائے گئے تھے۔

ان حوالوں سے ثابت ہوتا ہے کہ رویا بھی ایک نہایت معقول ذریعہ علم ہیں نہ صرف انبیاء علیہم السلام کو یہ علم دیا جاتا ہے بلکہ عزیز مصر جیسے غیر مسلم اور اس کے معمولی ملازموں کو بھی سچی خوابیں آسکتی ہیں۔ تعبیر رویا بھی ایک الٰہی علم ہے جیسا کہ سیدنا حضرت یوسفؑ کے بارے میں اللہ تعالےٰ نے اس کا ذکر فرمایا ہے۔

پھر حدیث شریف میں آتا ہے۔

لم یبق من النبوۃ الا المبشرات

جب مبشرات کی تشریح صحابہؓ نے چاہی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "رویائے صالحہ" رویائے صالحہ کے معنی ہیں سچا خواب اور سچا خواب عام انسانوں بلکہ گنہگار لوگوں کو بھی ہو سکتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصنیف لطیف حقیقۃ الوحی میں رویا کی حقیقت و فلسفہ اور ضرورت پر بحث کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

"عنایت ازلی نے جو انسانی فطرت کو ضائع کرنا نہیں چاہتی تخم ریزی کے طور پر اکثر انسانی افراد میں یہ عادت اپنی جاری کر رکھی ہے کہ کبھی کبھی سچی خوابیں یا سچے الہام ہو جاتے ہیں۔ تا وہ معلوم کر سکیں کہ ان کے لئے آگے قدم رکھنے کے لئے ایک راہ کھلی ہے۔ لیکن ان کی خوابوں اور الہاموں میں خدا کی قبولیت اور محبت اور فضل کے کچھ آثار نہیں ہوتے اور نہ ایسے لوگ نفسانی نجاستوں سے پاک ہوتے ہیں۔ اور خوابیں محض اس لئے آتی ہیں کہ تا ان پر خدا کے پاک نبیوں پر ایمان لانے کے لئے ایک حجت ہو کیونکہ اگر وہ سچی خوابوں اور سچے الہامات کی حقیقت سمجھنے سے قطعاً محروم ہوں اور اس بارے میں کوئی ایسا علم جس کو علم الیقین کہنا چاہیئے ان کو حاصل نہ ہو۔ تو خدا تعالےٰ کے سامنے ان کا عذر ہو سکتا ہے کہ وہ نبوت کی حقیقت کو نہیں سمجھ سکتے تھے۔ کیونکہ اس کوچہ سے بکلی ناآشنا تھے۔ اور وہ کہہ سکتے تھے کہ نبوت کی حقیقت سے ہم محض بے خبر تھے۔ اور اس کے سمجھنے کے لئے ہماری فطرت کو کوئی نمونہ نہیں دیا گیا تھا۔ پس ہم اس مخفی حقیقت کو کیونکر سمجھ سکتے۔ اس لئے سنت اللہ قدیم سے اور جب سے دنیا کی بناء ڈالی گئی اس طرح پر جاری ہے کہ نمونہ کے طور پر عام لوگوں کو قطع نظر اس سے کہ وہ نیک ہوں یا بد ہوں اور صالح ہوں یا فاسق ہوں اور مذہب میں سچے ہوں۔ یا جھوٹا مذہب رکھتے ہوں کسی قدر سچی خوابیں دکھلائی جاتی ہیں یا سچے الہام بھی دیئے جاتے ہیں۔ تا ان کا قیاس اور گمان جو محض نقل اور سماع سے حاصل ہے علم الیقین تک پہونچ جائے۔ اور تا روحانی ترقی کے لئے ان کے ہاتھ میں کوئی نمونہ ہو۔ اور حکیم مطلق نے اس مدعا کے پورا کرنے کے لئے انسانی دماغ کی بناوٹ ہی ایسی رکھی ہے۔ اور ایسے روحانی قوے اس کو دیئے ہیں کہ وہ بعض سچی خوابیں دیکھ سکتا ہے۔ اور بعض سچے الہام پا سکتا ہے۔ مگر وہ سچی خوابیں اور سچے الہام کسی وجاہت اور بزرگی پر دلالت نہیں کرتے۔ بلکہ وہ محض نمونہ کے طور پر ترقی کے لئے ایک راہیں ہوتی ہیں۔ اور اگر ایسی خوابوں اور ایسے الہاموں کو کسی بات پر کچھ دلالت ہے تو صرف اس بات پر کہ ایسے انسان کی فطرت صحیح ہے۔ بشرطیکہ جذبات نفسانیت کی وجہ سے انجام بد نہ ہو اور ایسی فطرت سے یہ سمجھا جاتا ہے۔ کہ اگر درمیان میں روکیں اور حجاب پیش نہ آجائیں تو وہ ترقی کر سکتا ہے۔" (حقیقۃ الوحی ص ۷-۸)

اوپر کے حوالوں اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ رویا بھی ایک یقینی علم کا ذریعہ ہیں۔ ان کو محض ابہام۔ اضغاث احلام یا محض اغوائے شیطانی سمجھ کر نظر انداز نہیں کر دینا چاہیئے بلکہ ان سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ ان کو محض گمراہی کا ذریعہ کہنا ظاہر کرتا ہے کہ نہ تو انسانی فطرت کو سمجھا گیا ہے اور نہ اللہ تعالےٰ کے ذرائع تعلیم پر ہی کبھی غور کیا گیا ہے۔ افسوس کہ آجکل بعض لوگوں نے مغربی عقلیت سے متاثر ہو کر رویا کو نظر انداز کر دیتے کو ہی اپنی علمیت دینی کا طرۂ امتیاز بنانے کی کوشش کی ہے۔ اور اپنے عقلی ڈھکوسلوں کو الٰہی ذرائع علم کے مقابلہ میں زیادہ معتبر قرار دیا ہے۔ اگر دین کی باتیں سمجھنے کے لئے محض عقل ہی کو کافی سمجھا جائے گا تو اس کے یہ معنی ہیں کہ جس دین کو وہ مانتا ہے وہ الہامی نہیں ہے بلکہ محض اپنی عقل کا گورکھ دھندا ہے۔ حالانکہ قرآن کریم کسی فلاطوں کی عقل کا نتیجہ نہیں ہے۔ بلکہ سراسر اللہ تعالےٰ کی طرف سے وحی ہے۔ اور یہی چیز قرآن کریم کی محکمیت اور حقیقت کی بنیاد ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان حقائق کو قرآن و سنت کی روشنی میں نہایت وضاحت سے بیان فرمایا ہے اور یہی وجہ ہے کہ جماعت احمدیہ مادہ پرستانہ عقلیت کے دام سے نکل کر دین کے صحیح راستہ پر گامزن ہے اور اس میں وہ فعالیت اور اولوالعزمی پیدا ہو گئی ہے جو الٰہی جماعتوں کا خاصہ ہے

مغربی تہذیب کا بڑھتا ہوا اثر

اور

جماعت احمدیہ کی ذمہ داریاں

تقریر محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ - بر موقع جلسہ سالانہ ۶۵ء

شراب نوشی

(۲) شراب نوشی - یہ بھی مغربی تہذیب کا جزو بن گئی ہے۔ ان کے کھانے پینے کی مجالس شراب کے بغیر نہیں ہوتیں۔ جتنا اونچا طبقہ ہو اتنی ہی قیمتی اور مختلف قسم کی شرابیں ان کے میزوں پر آتی ہیں۔ بعض مغربی ممالک میں تو پانی استعمال ہی نہیں کیا جاتا۔ صرف شراب ہی پیتے ہیں۔ جیسا کہ فرانس میں۔ عورتیں بھی شراب کو اسی طرح استعمال کرتی ہیں جس طرح مرد۔ دونوں میں کوئی تمیز نہیں۔ ان کی دیکھا دیکھی بچوں میں بھی آ جاتی ہے اور ضبطِ نفس والا معاملہ بالکل ختم ہو جاتا ہے۔ عیسائیت میں شراب کی حرمت بھی نہیں۔ اس لئے پوری بے باکی سے اسے استعمال کیا جاتا ہے ویسے بھی یہ ان چیزوں میں سے ہے جن کا عادی ہونے کے بعد انسان انہیں چھوڑ نہیں سکتا۔ اور وہ ایک رنگ میں جزو بدن بن جاتی ہے۔

شراب انسانی صحت کے لئے بڑی مضر چیز ہے لیکن عادت ہو جانے کے بعد انسان اس بات سے بے نیاز ہو جاتا ہے کہ اس سے صحت کس قدر برباد ہوتی ہے اور اسے پینا نہیں چھوڑتا۔ یونائیٹڈ سٹیٹس نیوز اینڈ ورلڈ رپورٹ (U.S. News and World Report) میں ایک ماہر ڈاکٹر مروی اے بلاک - ایم ڈی (Marvi A Block M.D.) کے ساتھ شراب کے متعلق ایک مقالہ چھپا ہے جس میں کئی قسم کے اعداد و شمار دیئے گئے ہیں۔ ایک سوال کے جواب میں اس نے بتایا کہ شراب تمام اعضائے انسانی پر برا اثر ڈالتی ہے لیکن جگر اس کے ساتھ خاص طور پر خراب ہوتا ہے۔ ایک اور سوال کے جواب میں بتایا کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ میں پچاس لاکھ سے زائد آدمی باقاعدہ شرابی ہیں۔ (یعنی بہت شراب پینے والے) اور اٹھارہ سال سے کم عمر والوں میں بھی یہ وبا پھیلنی شروع ہو گئی ہے۔ ایک اور سوال کے جواب میں وہ بتاتا ہے کہ عورتیں بھی اتنی ہی شراب پینے والی ہیں جتنے کہ مرد۔ کثرتِ شراب خوری کی اسنے دو وجہیں بتائیں۔ ایک یہ کہ ہم شراب پینے والوں کو منع نہیں کرتے اور ان کی بری حرکتوں کو نفرت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے۔ دوسرے یہ کہ ہم شراب کی دعوت کو مسترد نہیں کرتے۔ اسنے یہ بھی بتایا کہ شراب کا سب سے زیادہ استعمال فرانس میں ہوتا ہے اور اس سے اتر کر ریاستہائے متحدہ امریکہ۔ جنوبی افریقہ۔ چلی اور آسٹریلیا میں۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ ۱۹۵۶ء میں امریکن میڈیکل ایسوسی ایشن نے پوری تحقیقات کے بعد باقاعدہ اعلان کیا کہ شراب خوری ایک بیماری ہے اور اس کا علاج بیماری کے طور پر ہونا چاہیئے۔ آہستہ آہستہ باقی ڈاکٹروں کو بھی یہ تسلیم کرنا پڑے گا۔

(ریڈرز ڈائجسٹ اکتوبر ۶۴ء)

انہی وجوہات سے مغربی ممالک میں نوعمر لڑکوں کے اخلاق پر بہت برا اثر پڑ رہا ہے اور اب انہیں فکر ہو رہی ہے کہ اس کا علاج کس طرح کریں۔ نوعمر لڑکے شراب میں بدمست ہو کر جو ہنگامہ آرائیاں کرتے ہیں ان سے صرف سال ۱۹۶۳ء میں انگلستان میں ۸۰ لاکھ ڈالر سے زیادہ کا نقصان ہوا۔ فرانس میں اس سے بھی زیادہ بری حالت ہے۔ آسٹریلیا میں سڈنی یونیورسٹی میں بعض دفعہ ناچ کے وقت لڑکے ننگے ہو جاتے ہیں۔ وہاں ۱۳ اور ۱۷ سال کے درمیان عمر کی ۲۴۰ لڑکیاں ایسی پائی گئیں جن میں سے ہر ایک نے کم از کم پچاس مرتبہ لڑکوں سے مجامعت کی تھی۔

(ریڈرز ڈائجسٹ نومبر ۶۴ء)

بہت سے مضامین میں لڑکوں کی بری حالت بیان کی جاتی ہے تا ان کی اصلاح کی طرف توجہ ہو۔ شراب اور لڑکیوں کے لئے نوعمر لڑکوں میں جنون پیدا ہو گیا ہے جو انکے ماحول کا نتیجہ ہے۔ ایک شہر میں چار لڑکے ایک کار میں بیٹھ گئے۔ اسے خوب تیز دوڑایا اور آباد ترین علاقہ میں اپنی پتلونوں کو نیچے کر کے پیٹھوں کو ننگی کر کے کار کی کھڑکیوں میں سے باہر نکال دیا۔ اور اس کھیل کا نام Mooning رکھا گویا اس طرح سے چاند چڑھا دیئے۔

(ریڈرز ڈائجسٹ دسمبر ۶۳ء)

لعب ولہو کے سامان

(۳) لعب ولہو کے سامانوں کو بھی مغربی اقوام نے اپنی زندگی میں خوب داخل کیا ہے اس میں سینما۔ تھیٹر۔ سرکس۔ ناچ۔ گانا۔ تاش۔ شطرنج وہمچو قسم چیزیں سب شامل ہیں۔ ریڈیو اور ٹیلیویژن کا کثرتِ استعمال یا گانوں کے لئے استعمال بھی اسی ضمن میں آ جاتا ہے۔ مغربی اقوام کا نقطہ نگاہ یہ ہے کہ دنیا خوب محنت سے کماؤ اور نفس کی لذت کے سامان خوب اچھی طرح سے مہیا کرو تاکہ اس مشقت کا اثر زائل ہو۔ اس میں انہوں نے روح اور اخلاقی قدروں کو کلیتہً نظر انداز کر دیا اور خالص جسم کو مدنظر رکھا۔ جس رنگ میں بھی جسم کو آرام محسوس ہوا وہ اختیار کر لیا۔ خواہ اخلاقی نتائج کیسے برے نکلیں۔

سینما میں عورتوں اور جرائم کے حصے کو بہت نمایاں کیا جاتا ہے تاکہ ان میں دلچسپی پیدا ہو اور لوگ بار بار دیکھیں۔ عورتوں کی ایسی حرکات دکھائی جاتی ہیں جو سفلی جذبات کو بھڑکانے والی ہوتی ہیں۔ ان کے اشتہار بھی ایسے رنگ میں دیئے جاتے ہیں۔ عریانی زیادہ سے زیادہ اختیار کی جاتی ہے کہ یہی بڑا حربہ جاذبیت پیدا کرنے کا ہوتا ہے۔ ناچ اور گانا بھی ساتھ ساتھ ہوتا ہے تا جذبات کو مشتعل کرنے والا کوئی حصہ رہ نہ جائے۔ جرائم بھی اس قسم کے دکھائے جاتے ہیں جو بچوں کے دماغوں پر خاص طور پر منقش ہوں۔

سینما اس زمانہ کی لعنتوں میں سے ایک بڑی لعنت ہے۔ یہ اخلاق کی بربادی کا بہت بڑا باعث ہے۔ ایسا طبقہ بھی جنہیں دو وقت کی روٹی بھی بمشکل مہیا ہوتی ہے اس پر خرچ کرنے سے باز نہیں رہتا۔ عورتیں بھی اسے اسی طرح دیکھتی ہیں جس طرح مرد۔ اس کا نتیجہ ظاہر ہے۔ نیز شروع سے ہی مرد و عورت کے اختلاط کے مختلف درجوں سے واقف ہو جاتے ہیں۔ اس میں شک نہیں سینما میں بعض تعلیمی حصے بھی ہوتے ہیں لیکن اخلاق پر برا اثر ڈالنے والا حصہ اتنا غالب ہے کہ تعلیم کے لئے اس ذریعہ کو اختیار کرنا فائدہ کی نسبت نقصان بہت زیادہ رکھتا ہے۔

تھیٹر اور سرکس میں بھی یہی صورت ہے۔ سرکس پہلے تو صرف کھیلوں تک محدود ہوتا تھا۔ اب اس میں بھی لڑکیاں خوب داخل کر دی گئی ہیں۔

تاش اور شطرنج اور ہمچو قسم دوسری کھیلیں وقت کو ضائع کرنے کا بہت موجب ہوتی ہیں۔ اور سنجیدہ کاموں اور خصوصاً ذکرِ الٰہی میں روک ڈالتی ہیں۔ نمازوں سے غافل کر دیتی ہیں۔ ہم نے ایسے ایسے تاش کھیلنے والے بھی دیکھے ہیں جو بعض دفعہ دو دو دن اور دو دو راتیں مسلسل اس میں مشغول رہے۔ کھانا وہیں ساتھ ساتھ کھایا تاکہ تاش میں حرج واقعہ نہ ہو جائے۔ ان کو بھلا نماز و ذکر کی کیسے فرصت ہو سکتی ہے۔

گانے سننے کے لئے ریڈیو کا استعمال ریڈیو کو بھی لغو چیزوں میں لے آتا ہے۔ طبیعت ضروری کاموں سے ہٹ کر لغویت کی طرف مائل ہوتی ہے اور وقت ضائع ہوتا ہے۔ عورتوں کے گانے سننے سے تو جنسی لحاظ سے غلط رجحان پیدا ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے عورتوں کی لوچدار آواز سننی شرعاً ممنوع ہے تا انسان کا دل پاک رہے اور اس میں نالائق جذبات داخل نہ ہوں۔

ٹیلیویژن ریڈیو سے بھی آگے ہے لیکن ان چیزوں کا مغربی تہذیب میں اتنا بڑا دخل ہو چکا ہے کہ ان کے بغیر ان کی زندگی ہی بے معنی سمجھی جاتی ہے۔

بچوں پر ان لغویات کا اثر سب سے زیادہ ہوتا ہے۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ میں بچوں پر ٹیلیویژن کے اثر کے معلوم کرنے کے لئے سینیٹ کی ایک سب کمیٹی نے تین سال تک تحقیق کی۔ اس سب کمیٹی کے چیئرمین ٹامس ڈاڈ (Thomas Dodd) نے نتیجہ کا خلاصہ حسب ذیل الفاظ میں دیا:۔

Glued on television from the time they can walk, our children are getting an intensive training in all phases of crime from the ever-increasing ... of

westerns and crime detective programs available to them. The past decade has seen T.V. come of age. The same decade has witnessed the violence contents in programs shy-rochet and delinquincy in real life grow almost 200 percent.

(Readers digest march 1965)

خلاصہ ترجمہ یہ ہے کہ شروع سے ہی ٹیلیویژن پر جرائم وغیرہ کے پروگرام دیکھنے کی وجہ سے بچے خود جرائم کی طرف مائل ہو گئے ہیں اور ان کے جرائم پہلے کی نسبت دو سَو گنا بڑھ گئے ہیں۔

(۴) جنسی بے راہ روی کا ایک نتیجہ گندے لٹریچر کی اشاعت میں بھی ظاہر ہوتا ہے۔ یورپ اور امریکہ میں پوری عریاں تصاویر بہت وسیع پیمانے پر چھپتی اور فروخت ہوتی ہیں۔ لاکھوں لاکھ انسان ان کو ڈاک کے ذریعہ منگواتے ہیں۔ چند سال ہوئے ایک شخص نے ایک فرضی نام رکھ کر لاس انجیلز (Los angeles) میں ۸۷ پوسٹ بکس کرائے پر لئے اور ان سے ننگی تصاویر بذریعہ ڈاک بھجواتا رہا۔ ۱۹۶۱ء میں اس کے اور اس کے ساتھیوں کے خلاف مقدمہ چلا اور وہ اشاعت فحش کی وجہ سے سزا یاب ہوئے۔ یہ اندازہ کیا گیا ہے کہ ڈاکخانجات کے ذریعے ایسی تصاویر وغیرہ سال میں دس کروڑ کے قریب بھیجی جاتی ہیں۔ ایسی تصاویر اور کتب اور فحش گانوں سے بھرے ہوئے ریکارڈ کم از کم دس لاکھ سکول کے بچوں کو بھی ہر سال بھیجے جاتے ہیں۔ ان سے لے کر دیکھنے اور سُننے والے ان سے بھی تعداد میں چھ گُنا زیادہ ہیں اور اس طرح بچوں میں سے بھی کم از کم ساٹھ لاکھ کو ہر سال اس قسم کا فحش لٹریچر دیکھنے کا موقع ملتا ہے۔ ان میں ایسی تصاویر بھی ہوتی ہیں جن میں عورت اور مرد کو نہایت گندی حالتوں میں دکھایا جاتا ہے۔ تاشوں پر بھی ایسی تصاویر ہوتی ہیں۔ گراموفون کے ریکارڈوں میں مرد و عورت کے جنسی اختلاط کا نقشہ بہت گندے الفاظ میں بھرا جاتا ہے اور بچے انہیں سُنتے ہیں۔ ایسے لٹریچر کے اشتہار دس دس پندرہ پندرہ سال کے بچوں کو خاص طور پر بھیجے جاتے ہیں جن میں لڑکیاں بھی اسی طرح شامل ہوتی ہیں جس طرح لڑکے۔

(ریڈرز ڈائجسٹ مارچ ۶۴ء)

اس کے علاج کی کوشش ضرور کی جاتی ہے لیکن جب سارا ماحول ہی ایسا بنا دیا جائے تو علاج کیسے ہو سکتا ہے۔ فحش رسالوں کے علاوہ الحاد اور بے دینی کے خیالات پر مشتمل لٹریچر بھی خوب شائع ہوتا رہتا ہے، جس نے آہستہ آہستہ ساری مغربی تہذیب کی بنیاد لادینیت اور مادیت پر رکھ دی۔ اور مختلف طریقوں سے اس کے شگوفے پھوٹتے ہیں۔

سگریٹ نوشی

(۵) سگریٹ نوشی بھی مغربی فیشن میں داخل ہو چکی ہوئی ہے۔ اس پر سالانہ خرچ اربوں روپے بتایا جاتا ہے حالانکہ یہ صحت کے لئے بہت مضر چیز ہے۔ پہلے تو اس کے متعلق شبہ ہی تھا لیکن ایک بہت لمبی تحقیق کے بعد رائل کالج آف فزیشنز (Royal College of Physicians) کی طرف سے جو قریباً ساڑھے چار سَو سال پُرانا ادارہ ہے ۱۹۶۲ء میں یہ رپورٹ شائع ہوئی کہ سگریٹ نوشی انسانی صحت کے لئے نہایت مضر ہے۔ یہ پھیپھڑوں کا سرطان اور دمہ پیدا کرتا ہے اور اس سے دل کی بعض بیماریوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ سر رابرٹ پلیٹ (Sir Robert Platt) اس کالج کے صدر ہیں۔ جب سگریٹ کمپنیوں کی طرف سے اس رپورٹ کی مخالفت ہوئی تو انہوں نے بڑے زور سے چیلنج کیا کہ کوئی ڈاکٹر اس رپورٹ کو غلط ثابت نہیں کر سکتا۔ یہ رپورٹ بہت تفصیلی ہے۔ اس کے نتیجہ میں بعض رسالوں نے سگریٹوں کے اشتہار چھاپنے بند کر دئے۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ کی حکومت نے اس رپورٹ کو درست تسلیم کیا۔ اس کے اعداد و شمار میں بتایا گیا ہے کہ ۱۹۶۱ء میں صرف انگلستان میں ۲۳۰۰۰ اشخاص پھیپھڑوں کے سرطان سے مرے۔

سگریٹ کمپنیوں کے شور مچانے پر سرجن جنرل یونائیٹڈ سٹیٹس پبلک ہیلتھ نے بھی اس تحقیق کے لئے ماہروں کی ایک کمیٹی بٹھائی۔ یہ ۱۹۶۳ء کی بات ہے۔ وہ بھی اسی نتیجہ پر پہنچی جس پر رائل کالج والے پہنچے تھے۔

اس کے باوجود سگریٹ نوشی کم ہونے میں نہیں آتی۔ البتہ اس کو چھوڑنے کی طرف توجہ ضرور پیدا ہو گئی۔

(۶) فیشن پرستی یا لباس کے بارہ میں تکلف بھی مغربی تہذیب کا حصّہ بن گیا ہے مختلف اوقات اور مختلف کاموں کے لئے الگ الگ قسم کے لباس پہنے جاتے ہیں۔ عورتیں اس مرض میں بے حد مبتلا ہیں۔ گویا ان کا مقصدِ حیات ہی لباسوں اور لپ سٹکوں وغیرہ سے حسن میں اضافہ کرنا ہے۔ ایسے چُست لباس پہنے جاتے ہیں جو جسم کی بناوٹ کو اچھی طرح سے ظاہر کریں۔ کمر کو پتلی دکھائیں اور نچلے اور اوپر کے حصے کو اُبھرا ہوا۔ لباس کو جسم ڈھانکنے کے لئے نہیں بلکہ اسکی عریانی میں خوبصورتی پیدا کرنے کے لئے پہنا جاتا ہے۔ مردوں میں بھی لباس کا خاص خیال رکھا جاتا ہے تا زینت میں فرق نہ آ جائے۔ ٹیڈی لباس بھی اسی کا شگوفہ ہے۔

یہ ہیں مغربی تہذیب کی نمایاں خرابیاں وہ خود بھی اس کے نقصانات کو محسوس کرتے ہیں لیکن اس سے رہائی کی کوئی صورت نہیں پاتے۔ یہ خرابیاں چونکہ ظاہری چمک اور کشش رکھتی ہیں اور عام طبائع ان کی طرف بہت جلد مائل ہو جاتی ہیں اس لئے اسلامی ممالک میں بھی انہوں نے آہستہ آہستہ راہ پا لیا ہے۔ بے پردگی سے اس کا آغاز ہوا اور پھر ہر ایک خرابی آ گئی۔ اگرچہ ابھی وہ حالت نہیں ہوئی جو مغربی ممالک میں ہے۔ مصر۔ ترکی۔ عراق۔ ایران۔ افغانستان شام۔ لبنان سب ممالک میں عورتیں بے پردہ ہو چکی ہیں۔ ان میں سے بہت سی جگہوں میں تو عورتیں بھی انگریزی لباس پہنتی ہیں۔ اگر دوسرا لباس بھی ہوتا ہے تو وہ چُست اور جسم کے نازک حصّوں کو ظاہر کرنے والا ہوتا ہے۔

ہمارے ملک میں ان بُرائیوں کے اثرات

ہمارے ملک کے مسلمانوں میں خدا تعالےٰ کے فضل سے اسلامی تعلیم کا بہت کچھ اثر باقی تھا لیکن یہ بھی مغربی تہذیب سے متاثر ہونے سے نہ رہ سکے۔ مغربی اندازِ فکر مغربی تعلیم اور مغربی لادینی نے یہاں بھی عورتوں کو بے پردہ کر کے گھروں سے باہر نکال دیا اور انہیں مردوں کے ساتھ ملنے جلنے کا شوق پیدا ہوا۔ یہ شوق ایسا ہے جو ہمیشہ زیادتی کی طرف جاتا ہے کمی کی طرف نہیں آتا۔ عورت کے اندر اللہ تعالےٰ نے ایک کشش رکھی ہے۔ اور جب مرد کو اس کا قریب ہونا میسّر آئے تو اس کے حیوانی جذبات بھڑکتے ہیں اور وہ خدا تعالےٰ کی طرف سے غافل ہو کر گند میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ ہمارے بڑے بڑے شہروں میں اب یہی صورت پیدا ہو چکی ہے بے پردگی پھیلتی جا رہی ہے۔ پہلے تو یہ وبا بیشتر امراء تک محدود تھی لیکن اب متوسط طبقہ بھی اسکی زد میں آ گیا ہے۔ نہ صرف یہ کہ مُنہ کا پردہ نہیں کیا جاتا بلکہ باقی جسم کے وہ حصے بھی نیم عریاں یا نمایاں کئے جاتے ہیں جو عورتوں کے لئے سب سے زیادہ شرم و حیا کا موجب ہوتے ہیں۔ قمیض ایسی تنگ پہنی جاتی ہے کہ جسم کی ساری بناوٹ نظر آتی ہے اور ٹانگوں میں پھنسی ہوئی ہونے کی وجہ سے چلنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ پاجامے بھی تنگ پہنے جاتے ہیں۔ پاجاموں کی جگہ پتلونیں بھی پہنی شروع ہو گئی ہیں تاکہ وہ جسم کے نچلے حصے کو زیادہ موجبِ کشش بنا دیں۔

اس بے پردگی کی وبا کا ایک اثر یہ بھی ہوا ہے کہ پردہ کرنے والی عورتوں نے اپنے برقعوں کو بے پردگی کی جھلک دینی شروع کر دی ہے۔ انہیں زیادہ خوبصورت اور تنگ بنایا جاتا ہے جس سے پردہ کی اصل غرض فوت ہو جاتی ہے یہ دراصل بے پردگی کو سراہنا ہے اور اس کا پہلا قدم ہے۔ ہمارے ہی زمانہ میں ایک وقت تھا کہ عورتیں پردہ میں بھی دن کے وقت باہر نکلنے میں جھجک محسوس کرتی تھیں اگرچہ اس میں شرعاً کوئی عیب کی بات نہیں۔ لیکن اب صورت مختلف ہو گئی ہے۔ اور بے پردگی میں لُطف اٹھایا جاتا ہے اور اسی سے شان کا اظہار ہوتا ہے۔

عورتوں کی بے پردگی کے ساتھ جو تعیّش وابستہ ہوتا ہے اس کے لئے مستی بھی ضروری ہوتی ہے۔ سو شراب کا استعمال بھی بڑھا۔ اور کئی گنا بڑھا۔ جن کو شراب نہیں ملتی انہوں نے ٹنکچر پینی شروع کر دی جو انسانی صحت کے لئے شراب سے بھی زیادہ خطرناک ہے اور اندرونے کو جلا کر رکھ دیتی ہے۔ شراب عقل پر پردہ ڈال دیتی ہے اور بدی سے بچنے کے لئے جس ارادہ کی ضرورت ہوتی ہے اسے ختم کر دیتی ہے۔ اور انسان بیباکی کے ساتھ بدی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اسی وجہ سے اسکو اُمّ الخبائث کہا گیا ہے یعنی بدیوں کی ماں جس سے بدیاں پیدا ہوتیں اور پرورش پاتی ہیں۔

شراب کا مقصد ایک گونہ بے خودی بھی بتایا جاتا ہے جس سے گویا انسان ایک وقت کے لئے تفکّرات سے بچ جاتا ہے۔ اس کے متعلق ایک لطیفہ پڑھا کہ ایک شخص ایک شرابی سے پوچھتا ہے کہ تمہارے تمام تفکّرات تو شراب میں ڈوب جاتے ہوں گے۔ اسنے جواب دیا کہ ہاں پہلے تو وہ ڈوب جایا کرتے تھے لیکن اب انہیں بھی تیرنا آ گیا ہے۔ درحقیقت یہ تفکّرات کی زیادتی کا موجب بنتی ہے۔ جب انسان صحت اخلاق کے لحاظ سے بربادی کی طرف جاتا ہے اس کی روح زیادہ بے چین ہوتی ہے اور اسکے تفکّرات میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔

(باقی)

محترم میاں محمد یامین صاحب مرحوم تاجر کتب کا ذکرِ خیر

(محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل)

محترم میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب جماعت کے تمام حلقوں میں ایک معروف شخصیت ہیں۔ احمدیت کو قبول کرنے کے بعد آپ نے اس بات کا خاص اہتمام فرمایا کہ سلسلہ کا لٹریچر اچھے طور پر زیادہ سے زیادہ پھیلایا جائے۔ قادیان میں آپ کی دکان عین بازار میں تھی۔ آپ کی تواضع و خاکساری نیز خوش خلقی و علم دوستی کا نتیجہ تھا کہ سلسلہ کے بعض بزرگ بالالتزام آپ کی دکان پر تشریف رکھتے تھے۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہما اس بارے میں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ بھائی محمد یامین صاحب تبلیغی جذبہ سے سرشار تھے آپ نے بعض چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ خود مرتب کئے اور انہیں ہزاروں کی تعداد میں ملک بھر میں پھیلایا۔ اسی طرح متعدد بزرگوں اور اہل علم سے کتب اور رسالے لکھوا کر شائع کرتے رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کی کتابوں سے اقتباس لیکر بکثرت شائع کرتے تھے۔ زندگی بھر ہر سال "احمدیہ جنتری" کی اشاعت ان کا معمول تھا اس جنتری میں صرف تاریخوں اور مہینوں کا ہی کا اندراج نہ ہوتا تھا بلکہ اسلام کی فضیلت پر مؤثر مقالے بھی ہوتے تھے۔ اختلافی مسائل پر بھی دلچسپ اور سیر حاصل مضمون ہوتے تھے۔ اعتراضات کے جوابات بھی ہوتے تھے اور بعض لطائف و ظرائف بھی درج کئے جاتے تھے۔ الغرض یہ جنتری معلومات کا ایک مرقع ہوتی تھی ہر طبقے کے لوگ اس سے فائدہ حاصل کرتے تھے۔ اس کی بکثرت اشاعت ہوتی تھی اور مرحوم بھائی بڑے ہی شوق سے اس کا اہتمام کرتے تھے۔ ہجرت کے بعد ربوہ میں آپ کی بازار میں باقاعدہ دکان نہ تھی مگر اشاعت کا شوق بدستور کارفرما تھا۔ اور چھوٹے ٹریکٹ اور بعض کتابیں برابر شائع کرتے رہے۔ خود گاہکوں تک پہنچ جاتے اور مختلف مکتبوں پر اپنی کتابیں اور ٹریکٹ رکھ دیتے۔ جو فروخت ہوتے رہتے۔ مالی حالت بہت کمزور تھی۔ متوکل قسم کے آدمی تھے۔ اللہ تعالےٰ کا بھی ان سے خاص سلوک تھا۔ رزقِ حلال کے لئے ہمیشہ کوشاں رہتے تھے۔ دعاؤں پر بہت یقین رکھتے تھے۔ میں ان کو شروع سے جانتا ہوں۔ ان کی سادگی اور دینداری کی وجہ سے مجھے بھی ان سے بہت محبت تھی۔ میرے تجربہ میں حضرت بھائی محمد یامین صاحبؓ ان لوگوں میں سے تھے۔ جن کے لئے حدیث نبوی میں "التاجر الصدوق الامین" کے الفاظ وارد ہوئے ہیں۔ چند ماہ سے بیمار تھے اور محسوس کر رہے تھے کہ میرا سفر آخرت بالکل قریب ہے اس کا بعض مرتبہ اظہار بھی فرماتے تھے۔ مکتبہ الفرقان سے ان کا خرید و فروخت کا تعلق تھا۔ معاملہ کے نہایت صاف تھے۔ اپنی کتب برائے فروخت مکتبہ میں رکھوایا کرتے تھے۔ لین دین میں بڑے اچھے تھے۔

چونکہ طبیعت تبلیغی رنگ سے رنگین تھی اس لئے ہمیشہ ایسی کتابوں کی اشاعت کو ترجیح دیتے تھے۔ جن سے تبلیغ کا فریضہ بھی ادا ہوتا رہے۔ درثمین۔ کلام محمود اور ادعیۃ القرآن ادعیۃ الرسول اور ادعیۃ المسیح الموعودؑ کی اشاعت کا بہت اہتمام کرتے تھے۔ زبانی تبلیغ کا بھی بہت شوق تھا۔

نظام جماعت کا بہت احترام کرتے تھے ان کا ایک لڑکا خلافت سے منحرف ہے اس کی اصلاح کے لئے ہمیشہ فکرمند رہتے تھے آخری بیماری میں جب بھی میں عبادت کے لئے گیا تو اپنے اس فکر کا اظہار کیا اور دعا کے لئے کہتے رہے۔ آخری مرتبہ تو ایسی دردمندانہ کیفیت تھی کہ میں جمعہ کے روز عیادت کے لئے گیا بظاہر وہ آخری لمحات معلوم ہوتے تھے ان کے ہوش و حواس درست تھے وہ لڑکا ان کی چارپائی پر ان کا ہاتھ پکڑے بیٹھا تھا اور وہ کہہ رہے تھے کہ میرا دل تمہاری طرف سے تب ٹھنڈا ہوتا ہے کہ تم جاؤ اور جا کر فوراً حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے معافی مانگ کر ان کی بیعت کر لو۔ نہایت مؤثر اور دردمندانہ انداز میں ان کی یہ گفتگو تھی۔ انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ میں حضرت میاں ناصر احمد صاحب کو بچپن سے جانتا ہوں نہایت مقدس اور پاک انسان ہے مجھے دیکھ کر فرمانے لگے کہ یہ لڑکا آپ کا بھی شاگرد رہا ہے۔ آپ بھی اسے سمجھائیں میں آپ کو شروع سے جانتا ہوں اور آپ کی دینداری کی میرے دل میں بڑی قدر ہے۔

دنیا دار المقام نہیں۔ ہم سب نے بھی یہاں سے جانا ہے۔ بھائی محمد یامین صاحب رحمہ اللہ اپنے فرائض اپنی طاقت کے موافق تقویٰ اور پرہیزگاری سے ادا کر کے اپنے مولیٰ سے جا ملے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کو اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازے اور ان کی اولاد پر بھی کرم کی نظر فرمائے۔ آمین۔

ان کے بچوں میں حافظ مبین الحق صاحب ایسے مخلص احمدی بھی ہیں اور اخویم حافظ شفیق احمد صاحب کو حضرت میاں محمد یامین صاحب سے رشتہ دامادی حاصل ہے۔ اللہ تعالےٰ مرحوم کے سب متعلقین کو صبر و حوصلہ بخشے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں
(منیجر)

ایک حدیث نبوی — نو (۹) باتوں کا حکم

مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف

عن ابی ھریرۃؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرنی ربی بتسع خشیۃ اللہ فی السر والعلانیۃ وکلمۃ العدل فی الغضب والرضیٰ والقصد فی الفقر والغنیٰ وان اصل من قطعنی واعطی من حرمنی واعفو عمن ظلمنی وان یکون صمتی فکراً ونطقی ذکراً ونظری عبرۃ وامر بالعرف وقیل بالمعروف۔

(مشکوٰۃ ۔ کتاب الرقاق فی البکاء والخوف)

ترجمہ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پروردگار نے نو (۹) باتوں کا مجھے حکم دیا (۱) جلوت اور خلوت میں خدا کا خوف (۲) ناراضگی اور رضامندی میں انصاف کی بات (۳) فقر اور تونگری میں میانہ روی (۴) جو تعلق قطع کرے اس سے ملاپ کروں یا صلہ رحمی کروں (۵) جو مجھے محروم کرے میں اسے دوں (۶) اور جو مجھ سے ظلم کرے میں اسے معاف کروں (۷) میری خاموشی سوچ بچار ہو اور میرا بولنا خدا کی یاد کرنا ہو (۸) میرا دیکھنا عبرت حاصل کرنے کا موجب ہو (۹) میں نیکی کی تلقین کروں۔

ایک مذہبی انسان جو خدا کی رضا کا متلاشی اور اس کے قرب کا خواہاں ہو اس کے لئے ان امور پر عمل کرنا ضروری ہے حکماء اور داناؤں نے بہت سے اچھے اچھے فقرات کہے ہیں۔ لیکن ان جملوں سے بہتر کسی نے کبھی کہے۔ ایک ایک بات ایک جامع مضمون کا عنوان ہے۔ میانہ روی۔ غور و فکر کی عادت بینا آنکھ جو اٹھے تو عبرت حاصل کر کے پلٹے۔ کیا خدا کی نعمت ہے۔ میانہ روی کے متعلق مشکوٰۃ کی ایک حدیث میں آیا ہے۔ کہ یہ ان تین اوصاف میں سے ہے جو نبوت کا چوبیسواں حصہ ہے اور یہ تین امور۔ سبک روی میانہ روی اور فرزانگی ہیں۔ اور غور و فکر کی عادت جس فرد یا قوم کے اندر پیدا ہو جائے وہ خود اپنی معلم بن جاتی ہے اور یہی وہ عظیم نعمت ہے جو انسان کو حیوان سے ممیز کرتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے نوجوانوں کو خاص طور پر غور و فکر کی عادت پیدا کرنے کے لئے کہا ہے۔

اللہ تعالےٰ کا خوف تو مذہب کی جان ہے۔ اگر صرف خوف خدا اور بندی پیدا ہو جائے تو انسان کے سارے اعمال و اقوال میں سداد پیدا ہو سکتا ہے۔ اور عدل کے متعلق تو حدیث میں آیا ہے کہ مسیح پھر آ کر دنیا میں لائے گا۔ اور اس سے پہلے زمین ظلم سے بھری ہو گی۔

عفو کے متعلق بھی متعدد احادیث آتی ہیں۔ حدیث میں آیا ہے لیلۃ القدر کسی کو نصیب ہو تو خدا سے عفو مانگے۔ عفو الملوک ابقاء للملک آپ نے کئی بار سنا ہو گا۔ بادشاہ کی معافی سلطنت کے بقاء کی موجب ہوتی ہے۔ اور اگر اصل من قطعنی واعطی من حرمنی اور اعفو عمن ظلمنی سے زیادہ دنیا کو گرویدہ کرنے والی اور خدائے رحمان کو راضی کرنے والے اور کون سے امور ہیں۔

احباب جماعت سے اپیل

جماعت احمدیہ کی ترقی کا ایک اہم ذریعہ تربیت اولاد بھی ہے۔ اس غرض کو پورا کرنے کے لئے احباب کی سہولت کی خاطر شعبہ اطفال الاحمدیہ مرکزیہ نے ایک نئی باتصویر کتاب "طفل امروز فائد فردا" شائع کی ہے۔ جس میں کئی مفید چیزوں کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کا "پہلا فرمان" بھی شامل ہے۔ دوست اس کتاب کو ضرور حاصل کریں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ — ربوہ)

درخواست دعا

خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے عزیزم ملک بشیر احمد صاحب سپرنٹنڈنگ انجینئر "عالمی ادارہ ورلڈ بنک" میں ٹرانسپورٹ انجینئر منتخب ہو گئے ہیں۔ سب بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے یہ عہدہ عزیز المکرم کے لئے دین و دنیا میں بابرکت کرے۔ (محمد شفیع نوشہروی، دار الرحمت وسطی ربوہ)

حضرت المصلح الموعودؓ کی جدائی کے غم کو ہلکا کرنے کا ایک طریق!

جلسہ سالانہ ۱۹۶۵ء کی تقریر میں جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے فرمایا:۔

"حضورؓ کی جدائی ہمارے لئے انتہائی المناک حادثہ ہے ہمارا دل ٹکڑے ٹکڑے ہُوا جاتا ہے آنکھیں آنسو بہاتی ہیں۔ پھر بھی یہ غم ہلکا نہیں ہوتا اس غم کے ہلکا کرنے کا صرف یہی ایک طریق ہے کہ ہم تبلیغ اسلام کے اس مقدس کام کو کمال مستعدی سے جاری رکھیں جسے حضورؓ نے اپنے زمانہ خلافت میں پروان چڑھایا اور اس باغ کو ہمیشہ تروتازہ رکھنے کی کوشش میں لگے رہیں جس کی حضور نے اپنے پسینہ اور اپنے خون سے آبیاری کی!"

اس کی روشنی میں ہر احمدی فرد اپنا جائزہ لے کہ اس نے تبلیغ اسلام کے مقدس کام کے لئے مقدور بھر مالی قربانی کا وعدہ مرکز میں بھجوا دیا ہے؟

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

۲۹ر رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست (قسط ۲)

تحریک جدید کے سال ۳۲/۲۲ میں وعدہ کے ساتھ ہی رقم ادا کرنے والے مجاہدین۔

۱۱۔ مکرم ڈپٹی محمد حسین صاحب کراچی .. — ۷۰
۱۲۔ ״ قریشی عبدالقیوم صاحب کراچی .. — ۱۰۶
۱۳۔ ״ منصور احمد صاحب ״ .. — ۱۵
۱۴۔ ״ منصور محمد شرما صاحب ״ .. — ۱۷
۱۵۔ ״ چوہدری صغیر احمد صاحب جیمیہ معہ بچگان کراچی .. — ۱۲۰
۱۶۔ ״ طاہر احمد صاحب ہاشمی ״ .. — ۳۰
۱۷۔ ״ محمود علی حسین صاحب معہ والدین ״ .. — ۴۰
۱۸۔ ״ علی محمد جلال الدین صاحب معہ اہل و عیال ״ .. — ۱۴
۱۹۔ ״ چوہدری فضل الرحمٰن صاحب ״ ۷۵ — ۱۲
۲۰۔ ״ محمد ظفر اللہ صاحب بٹ ״ .. — ۳۶

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

مربیان اطفال توجہ فرمائیں

بچے قوم کی بہترین امانت ہیں۔ ان کی بہتر پرورش اور تربیت ہم سب کا اجتماعی فرض ہے۔ اس لئے بھی کہ آج کا اچھا طفل کل کا اچھا خادم بنے گا۔ اور اسلئے بھی کہ بچپن کے تاثرات بالکل ایسے ہی ہوتے ہیں۔ جیسے پتھر پر لکیر۔ اور سب سے بڑھکر اسلئے کہ موجودہ ماحول اسلامی روح معاشرہ کے لئے موت کا پیغام اپنے اندر رکھتا ہے۔ پس مربیان اطفال سے گذارش ہے کہ وہ اس اہم فرض کی طرف مناسب توجہ دیں۔ تعلیمی کلاسیں جاری کریں۔ سوال و جواب کی صورت میں بچوں کو ضروری واقفیت بہم پہنچائیں۔ عام ذہانت کے امتحانات لیں اور خاص طور پر والدین کو اس طرف توجہ دلائیں کہ وہ بچوں کو کسی وقت فارغ نہ چھوڑیں تا ایسا نہ ہو کہ وہ آوارگی کا شکار ہو جائیں۔ (مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

۱۔ کلرک درجہ دوم سٹیٹ بنک آف پاکستان

تنخواہ ۱۸۰-۱۰-۲۱۰-۱۰-۳۰۰-۱۲-۳۶۰ لوکل الاؤنس ۱۰/- سواری الاؤنس ۷/- ہاؤس الاؤنس تنخواہ کا ۱/۴ تحریری امتحان و انٹرویو بورڈ سے انتخاب۔

شرائط:۔ میٹرک سیکنڈ ڈویژن۔ عمر ۱۸ تا ۲۲۔ بصورت گریجوایٹ ۲۵ تک

درخواستیں مجوزہ فارم میں ۲۹/۱/۶۶ تک بنام چیف اکاؤنٹنٹ سٹیٹ بنک آف پاکستان سینٹرل ڈائرکٹریٹ پوسٹ آفس نمبر ۴۰۵۴ کراچی۔ فارم بنک کی کسی شاخ سے واپسی لفافہ بھیجکر طلب ہو۔ (پ۔ ٹ ۵/۱/۶۶)

۲۔ آزاد کشمیر ریگولر فورسز میں کمیشن

شرائط: باشندہ ریاست درجہ اوّل۔ میٹرک۔ عمر ۱/۲/۶۶ کو ۱۸ تا ۲۸

فارم درخواست ری کے آدالیف سینٹر اوجھڑی کیمپ راولپنڈی منسٹری آف ڈیفنس آزاد گورنمنٹ ریاست جموں وکشمیر مظفر آباد سے۔ درخواستیں ۲/۲/۶۶ تک ری کے آدالیف سینٹر میں (پ۔ ٹ ۵/۱/۶۶) (ناظر تعلیم)

عید فنڈ

اس خوشی کے موقعہ پر دین کی ضرورتوں کو نہ بھولئے۔

"مختلف تحریکات کا ہونا جماعت کی روحانی ترقی کیلئے ضروری ہے" (المصلح الموعودؓ)

مومن کسی موقعہ پر بھی اپنے پیارے دین اسلام کی خدمت کو فراموش نہیں کیا کرتے۔ اسی لئے عید فنڈ جاری کیا گیا تھا۔ تا عید کی خوشی میں احباب جو خرچ کرنا چاہیں۔ اس کا ایک حصہ دین اسلام کی اشاعت اور استحکام کے لئے سلسلہ کو ادا کر دیں۔ ابتداء میں اس چندہ کی شرح ہر کمانے والے کے لئے کم از کم ایک روپیہ فی کس تھی۔ اب جبکہ روپیہ کی قیمت بہت کم ہو گئی ہے اور احباب کی آمدنیاں بڑھ گئی ہیں۔ تو عید فنڈ کو ایک روپیہ تک محدود رکھنا مناسب نہیں۔ بلکہ خاکسار کی رائے تو یہ ہے کہ چونکہ ہم نے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد کیا ہوا۔ اسلئے ہر دوست اسی خوشی کے موقعہ پر جتنی رقم خرچ کر سکتے ہوں۔ اس کا نصف سے زیادہ حصہ عید فنڈ میں عطا فرمائیں۔

اس چندہ کے جاری رکھنے کی ایک اور اہم وجہ بھی ہے۔ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا ہے۔

"پس مختلف تحریکات کا ہونا جماعت کی روحانی ترقی کے لئے نہایت ضروری ہے اگر صرف چندہ عام جماعت سے وصول کیا جاتا تو اس کے دل میں وہ روحانیت پیدا نہیں ہوتی۔ جو چندہ عام اور وصیت کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے اور اگر صرف چندہ عام اور وصیت کی مدات ہوتیں تو ان دونو کے نتیجہ میں بھی وہ روحانیت پیدا نہ ہو سکتی۔ جو چندہ عام چندہ وصیت اور چندہ جلسہ سالانہ کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ گویا ہر نئی تحریک مومنوں کے دلوں میں ایک نیا ایمان پیدا کر دیتی ہے۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ ہم دیوانگی کے طور پر اپنے چندوں کو بڑھاتے چلے جائیں۔ میرا مطلب صرف یہ ہے۔ کہ وہ تحریکیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کی روحانی ترقی کے لئے جاری فرمائی تھیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کو جاری رکھیں تا کہ نیکی کے موجبات اور اسکے محرکات ہر وقت ہمارے سامنے ہوں۔ کسی وقت چندہ عام کی صورت میں ہمارے سامنے ہوں۔ کسی وقت وصیت کی صورت میں ہمارے سامنے ہو اور کسی وقت عید فنڈ کی صورت میں ہمارے سامنے ہوں۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۴۳ء)

(ناظر بیت المال ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے والد محترم مستری محمد عبداللہ خاں صاحب جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی اور نہایت مخلص اور موصی تھے۔ اپنے رشتہ داروں کے ہاں موضع تراڑی ضلع گوجرانوالہ میں جلسہ سالانہ سے پیشتر ہی کچھ عرصہ کے لئے آئے۔ لیکن بیمار ہو گئے۔ کچھ دن بیمار رہ کر بعمر ۹۰ سال کی عمر پا کر مورخہ ۲۷/۱۲/۶۵ کو وفات پا کر یہیں امانتاً دفن کر دئے گئے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت میں اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے۔

(خاکسار مستری محمد شریف وانہ زید کا ڈاکخانہ گھکھیالیاں ضلع سیالکوٹ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار اپنے اور اپنے اہل و عیال کے لئے دینی اور دنیاوی ترقیات اور روحانی برکات کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتا ہے

(خاکسار:۔ نیاز قطب احمد بٹ معرفت میاں محمد یوسف صراف۔ صرافاں مارکیٹ پٹ ورشہرہ)

۲۔ احباب جماعت سے مندرجہ ذیل افراد کے لئے دینی اور دنیاوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ میاں محمد یوسف صراف صاحب۔ مولوی عبدالکریم صاحب سیٹھی۔ عبدالحمید صاحب۔ میاں عبدالرشید صاحب۔ میاں عبدالتین صاحب (نیاز قطب احمد بٹ)

۳۔ خاکسار عرصہ دراز سے بیمار چلا آتا ہے۔ نیز میرے والدین اور بھائی بہت پریشان ہیں۔ درخواست دعا ہے (علیم الدین قمر چک ۳۱/ ۱۱ ڈاکخانہ خاص براستہ چیچہ وطنی تحصیل و ضلع منٹگمری)

۴۔ میری چھوٹی بہن ریحانہ کوثر باسمہ کو چند دن سے وقفہ وقفہ کے بعد سخت دورے پڑتے ہیں۔ جس کے باعث ہم سب بڑے پریشان رہتے ہیں۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے میری عزیزہ بہن کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار فوزیہ میر بنت میر ظفر علی صاحب۔ وزیر آباد۔ ضلع گوجرانوالہ

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز و صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مثل نمبر ہیں، وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مثل نمبر ۱۷۹۹۱:۔ میں محمد ظفر اللہ عارف ولد چوہدری ارشاد احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ واقف زندگی عمر ۱۲ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۶۸ مراد ڈاک خانہ ڈاہرانوالہ ضلع بہاولنگر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ ۱/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے اگر میں کسی وقت کوئی جائداد پیدا کروں یا مجھے ورثہ میں کوئی جائداد ملے نیز میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میرا گزارہ میری ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ -/۶۰ روپے ماہوار ہے میں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں میری یہ وصیت ماہ نومبر ۱۹۶۵ سے نافذ ہوگی۔ العبد محمد ظفر اللہ عارف چک نمبر ۱۶۸ مراد ڈاک ڈاہرانوالہ تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر حال دفتر وقف جدید ربوہ۔

گواہ شد:۔ عبدالرحمن شاکر ولد نعمت اللہ گوہر کارکن دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ

گواہ شد:۔ محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا۔

مثل نمبر ۱۷۹۹۲:۔ میں عبدالرشید ایاز ولد چوہدری عبدالعزیز صاحب قوم ارائیں پیشہ واقف زندگی۔ عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن دفتر وقف جدید بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ ۱۱/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت دفتر وقف جدید سے بطور گزارہ مبلغ -/۶۰ روپے ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ العبد عبدالرشید ایاز ولد عبدالعزیز دفتر وقف جدید۔ گواہ شد۔ صوفی عبدالغفور موصی ۲۳۶۱ کارکن دفتر وقف جدید ربوہ۔ گواہ شد کیپٹن محمد سعید صدر محلہ دارالرحمت غربی ربوہ ۲ ۱۱/۶۵

مثل نمبر ۱۷۹۹۳:۔ میں محمد افضل منیر ولد غلام محمد صاحب قوم ڈھلو پیشہ ملازمت عمر ۱۶ سال پیدائشی احمدی ساکن زرگڑی ڈاک خانہ خاص ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ ۱/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ پینتیس روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد محمد افضل منیر بقلم خود بمقام زرگڑی ڈاک خانہ خاص تحصیل و ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد۔ مبارک احمد ظفر قائد مجلس خدام الاحمدیہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ زرگڑی ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد۔ مبارک احمد کھوکھر بقلم خود۔ زرگڑی ضلع گوجرانوالہ۔

مثل نمبر ۱۷۹۹۴:۔ میں خواجہ عبدالمومن ولد خواجہ عبدالحی صاحب قوم کشمیری پیشہ تجارت عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن وارہ ضلع لاڑکانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ اکتوبر ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے اگر کسی وقت میں کوئی جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میرا گزارہ اس وقت میری ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد۔ خواجہ عبدالمومن۔ رشیع کلاتھ ہاؤس وارہ ضلع لاڑکانہ۔

گواہ شد:۔ ظہور حسین انچارج رشتہ ناطہ

گواہ شد:۔ محمد یوسف قائد علاقائی خدام الاحمدیہ خیرپور ڈویژن۔

مثل نمبر ۱۷۹۹۵:۔ میں حکیم احمد دین ولد میاں محمد رمضان قوم بھٹی پیشہ طبابت عمر قریباً ۶۰ سال پیدائشی احمدی ساکن سید والا ڈاک خانہ سید والا ضلع شیخوپورہ۔

بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ دس ستمبر ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد سوائے ایک مکان خام کے جو کہ موضع سید والا میں واقع ہے۔ اور جس کی قیمت اندازاً مبلغ پانچ صد روپیہ ہے اور کوئی نہیں ہے میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی مزید جائداد پیدا کروں یا میری وفات کے بعد جو ترکہ ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرا گزارہ اس جائداد پر نہیں ہے۔ بلکہ میں اس گاؤں میں معمول طبابت کرتا ہوں جس سے مجھے اندازاً تیس روپے ماہوار آمد ہو جاتی ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ میں اپنی آمد کی کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ اللہ تعالیٰ میری اس وصیت کو قبول فرمائے آمین

العبد: خاکسار حکیم احمد دین بقلم خود

گواہ شد۔ حاجی شریف احمد بقلم خود محلہ دارالصدر ربوہ

گواہ شد۔ محمود احمد ولد بشیر محمد گولبازار ربوہ

مثل نمبر ۱۷۹۹۶:۔ میں جمیل قدسیہ بنت محمد اقبال حسین قوم سید پیشہ طالب علم عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۳ اکتوبر ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت پانچ روپے ماہوار ہے جو بطور جیب خرچ والد صاحب سے مجھے ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ وصیت تاریخ تحریر سے شمار ہوگی۔ العبد دستخط موصیہ جمیل قدسیہ بنت محمد اقبال حسین ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر۔

گواہ شد۔ محمد اقبال حسین ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر والد موصیہ۔ ۱۱/۱۲ منڈی بازار دارالرحمت غربی ربوہ

گواہ شد:۔ کیپٹن محمد سعید صدر محلہ دارالرحمت غربی ربوہ

مثل نمبر ۱۷۹۹۷:۔ میں محمود مجیب اصغر ولد فضل الرحمن قوم قریشی پیشہ طالب علمی عمر بیس سال پیدائشی احمدی ساکن بھیرہ ضلع سرگودہا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ اکتوبر ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں مجھے اپنے والد صاحب کی طرف سے -/۲۰ روپے ماہوار جیب خرچ ملتے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی میری وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ قریشی محمود مجیب اصغر سٹوڈنٹ انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور۔ بقلم خود

گواہ شد: محمد یوسف بقلم خود امیر جماعت احمدیہ بھیرہ

گواہ شد: محمد صادق پنشنر متصل مسجد احمدیہ نور بھیرہ ضلع سرگودہا۔

ضروری اعلان

دسمبر ۱۹۶۵ء کے بل ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں براہ مہربانی جملہ ایجنٹ صاحبان اپنے اپنے بلوں کی رقم دس جنوری ۱۹۶۶ء تک ضرور بھجوا دیں۔ ورنہ دفتر ھذا مجبوراً بنڈلوں کی ترسیل روک دے گا۔ (مینجر الفضل)

آپ کے امام کو آپ کی ضرورت ہے

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید)

تحریک وقف جدید کا آغاز فرماتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خدمت دین کی تڑپ رکھنے والوں کو ان الفاظ میں مخاطب فرمایا تھا:-

"میں چاہتا ہوں کہ اگر کچھ نوجوان ایسے ہوں جن کے دلوں میں یہ خواہش پائی جاتی ہو کہ وہ حضرت خواجہ معین الدین صاحب چشتی رح اور حضرت شہاب الدین صاحب سہروردی رح کے نقش قدم پر چلیں تو جس طرح جماعت کے نوجوان اپنی زندگیاں تحریک جدید کے ماتحت وقف کرتے ہیں وہ اپنی زندگیاں براہِ راست میرے سامنے وقف کریں تاکہ میں ان سے ایسے طریق پر کام لوں کہ وہ مسلمانوں کو تعلیم دینے کا کام کر سکیں وہ مجھ سے ہدایتیں لیتے جائیں اور اس ملک میں کام کرتے جائیں۔ ہمارا ملک آبادی کے لحاظ سے ویران نہیں ہے لیکن روحانیت کے لحاظ سے بہت ویران ہو چکا ہے اور آج بھی اس میں چشتیوں کی ضرورت ہے۔ سہروردیوں کی ضرورت ہے اور نقشبندیوں کی ضرورت ہے ۔ ۔ ۔ پس میں چاہتا ہوں کہ جماعت کے نوجوان ہمت کریں اور اپنی زندگیاں اس مقصد کے لئے وقف کریں۔" (خطبہ عید الاضحیٰ فرمودہ ۵۷/۶/۹)

کیا آپ اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی خدمت میں وقف کے لئے اپنا نام پیش کریں گے؟

[redacted]

جملہ درخواستیں مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ براہ راست حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ارسال کی جائیں۔

۱- نام مع ولدیت ۲- تعلیم دینی و دنیوی ۳- عمر ۴- مستقل پیشہ ۵- کیا پیدائشی احمدی ہیں؟ اگر نہیں تو کون سے سنہ میں بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں۔ ۶- پہلے کس فرقہ سے تعلق رکھتے تھے۔ ۷- مستقل پتہ ۸- شادی شدہ یا غیر شادی شدہ ۹- ماہوار آمد ۱۰- کتنے افراد کا بوجھ آپ کے کندھوں پر ہے ۱۱- کسی جماعت میں جماعتی عہدیدار رہ چکے ہیں یا نہیں اگر رہ چکے ہیں تو کب اور کس جماعت میں ۱۲- کیا کیا زبان جانتے ہیں۔

تصدیق پریذیڈنٹ صاحب مقامی۔ تصدیق سیکرٹری صاحب مال۔ تصدیق قائد صاحب مجلس۔

نوٹ:- سندھی۔ پشتو۔ اور بلوچی جاننے والے خاص طور پر توجہ فرمائیں۔

پاکستان کا فوجی وفد امرتسر روانہ ہو گیا

لاہور ۷ جنوری۔ فوجوں کی واپسی کے مسئلہ پر دوسرے اجلاس میں شرکت کے لئے پاکستان کے فوجی نمائندوں کا وفد لفٹیننٹ جنرل بختیار رانا کی قیادت میں کل امرتسر روانہ ہو گیا۔

پاکستانی وفد کے ہمراہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے نمائندے بریگیڈیر جنرل مرامبو اور پرنسپل سیکرٹری مسٹر ایم اے مرین بھی گئے ہیں۔ پاکستانی وفد میں بریگیڈیر گل حسن خان لفٹیننٹ کرنل ریاض عظیم اور لفٹیننٹ کرنل ایس اے حسن شامل ہیں۔ پہلا اجلاس لاہور میں منگل کو ہوا تھا۔

پاکستان دولت مشترکہ کانفرنس میں شرکت کرے گا

اسلام آباد ۷ جنوری۔ پاکستان دولت مشترکہ کانفرنس میں شرکت کرے گا۔ یہ کانفرنس گیارہ اور بارہ جنوری کو لیگاس میں منعقد ہوگی۔ اس میں روڈیشیا کے مسئلے پر غور کیا جائے گا۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ نائیجیریا میں پاکستان کے ہائی کمشنر حکیم محمد احسن اس کانفرنس میں پاکستان کی نمائندگی کریں گے۔ صدر پاکستان اور وزیر خارجہ جناب ذوالفقار علی بھٹو ان دنوں تاشقند کانفرنس میں مصروف ہیں اس لئے وہ اس میں شریک نہیں ہو سکیں گے

مسئلہ کشمیر کو ایجنڈے میں شامل کرنے پر تعطل پیدا ہو گیا

تنازعہ کشمیر پر بات چیت ہونی چاہیئے۔ روس کا موقف

تاشقند ۸ جنوری۔ تاشقند کانفرنس میں زیر بحث آنے والے امور کے متعلق مشترکہ ایجنڈا ابھی تیار نہیں ہو سکا۔ روسی وزیر اعظم مسٹر کوسیجن نے طریقہ کار کے تعطل کو ختم کرنے کے لئے پاکستان اور بھارت کے رہنماؤں سے کل پھر ملاقات کی۔ انھوں نے صدر ایوب سے کل صبح تین گھنٹے تک بات چیت کی۔ بعد میں انھوں نے وزیر اعظم شاستری سے بھی تبادلہ خیالات کیا۔ باخبر ذرائع کے مطابق بھارت کے اعتراض کے باوجود پاکستان تاشقند کانفرنس کے ٹھوس ایجنڈا مرتب کرنے اور اس میں کشمیر کے سنگین مسئلہ کو شامل کرنے پر اصرار کر رہا ہے کہا جاتا ہے کہ روسی وزیر اعظم فریقین پر زور دے رہے ہیں کہ وہ مسئلہ کشمیر پر کسی نہ کسی صورت میں بات چیت کرنے پر رضامند ہو جائیں۔ دونوں ممالک کے وزراء خارجہ نے اپنے مشیروں کی مدد سے کل پھر بات چیت کی۔ صدر ایوب اور وزیر اعظم کوسیجن کی ملاقات کل صبح تاشقند سے باہر روسی وزیر اعظم کے دیہی بنگلے میں ہوئی۔ تاشقند کانفرنس شروع ہونے کے بعد یہ طویل ترین ملاقات تھی جو

گھنٹے سے زائد مدت تک جاری رہی اس موقعہ پر پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر بھٹو اور روسی وزیر خارجہ مسٹر گرومیکو بھی موجود تھے۔ اس کے بعد مسٹر کوسیجن نے بھارتی وزیر اعظم مسٹر شاستری سے بھی ملاقات کی۔ اس ملاقات میں مسٹر گرومیکو اور بھارتی وزیر خارجہ سورن سنگھ بھی شامل تھے۔

رائٹر نے بتایا ہے کہ روسی وزیر اعظم طریق کار کے اس تعطل کو دور کرنے کی سرتوڑ کوشش کر رہے ہیں جو تاشقند کانفرنس کے مذاکرات کو روکے ہوئے ہے مسٹر کوسیجن جو ابتدا میں صرف مصالحت کنندہ کا کردار ادا کر رہے تھے اب پس پردہ رہ کر مذاکرات کو جاری رکھنے والی اہم شخصیت کے طور پر ابھر آئے ہیں۔ وہ مشترکہ ایجنڈا تیار کرنے کی راہ میں درپیش مسائل کو حل کرنے میں سرگرم رہے

مصروف ہیں۔ اگرچہ تاشقند کانفرنس کا باقاعدہ افتتاح دو روز قبل ہو چکا ہے مگر بنیادی معاملات پر ابھی تک کوئی بحث نہیں ہوئی۔

پاکستانی لیڈروں کی موقعہ ہے کہ کانفرنس میں مسئلہ کشمیر پر بحث کی جائے اور اسے طے کرنے کے لئے منصفانہ انداز فکر اختیار کیا جائے بھارتی لیڈروں کا موقف ہے کہ وہ مسئلہ کشمیر پر بات چیت کرنے کو تیار تو ہیں۔ لیکن کشمیر کے مستقبل کے فیصلے سے متعلق کوئی بات کرنے کو تیار نہیں۔ معتبر ذرائع کے مطابق روسی وزیر اعظم صدر ایوب اور شاستری سے ملاقاتیں کر رہے ہیں۔ اور ان پر زور دے رہے ہیں کہ وہ تنازعات کو طے کرنے کے لئے باقاعدہ بات چیت کا آغاز کریں مبصرین کا خیال ہے کہ اگر مسٹر کوسیجن دونوں سربراہوں کو ایجنڈے کی تیاری پر متفق نہ کر سکے اور دونوں سربراہ مسئلہ کشمیر کے ایجنڈے میں شامل کئے جانے پر متفق نہ ہوئے تو تاشقند کانفرنس ناکام ہو جائے گی

روس نے مسئلہ کشمیر کو اختلافات کا بنیادی سبب تسلیم کر لیا ہے

اٹوٹ انگ کی رٹ لگانے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ سوتنترا پارٹی کے رہنما کا بیان

راولپنڈی ۸ جنوری۔ بھارت میں کشمیر کے متعلق حکومت ہند کے رویہ سے بیزاری روز بروز بڑھتی جا رہی ہے اور ممتاز سیاستدانوں نے اب کھلے بندوں یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ کشمیر بھارت کو دستبردار ہو جانا چاہیئے ——— سوتنترا پارٹی کے جنرل سیکرٹری مسٹر ڈسانی اور جوائنٹ سیکرٹری مسٹر رندیکے نے پچھلے دنوں احمد آباد میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ روس کا حالیہ رویہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ مسئلہ کشمیر کو پاک و ہند کے اختلافات کا سب سے بڑا سبب سمجھتا ہے لہٰذا اب ہم اس مسئلہ کے وجود سے انکار کر کے اس اہم اور بنیادی تنازعہ کو پس پشت نہیں ڈال سکتے انہوں نے کہا ہمیں یہ رٹ لگانے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا کہ کشمیر بھارت کا اٹوٹ انگ ہے۔ بمبئی کے ممتاز اخبار سٹینڈرڈ کی اطلاع کے مطابق مسٹر رندیکے نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میں پارلیمنٹ کے رکن وہا بھائی پٹیل کے ہمراہ نومبر کے وسط میں مقبوضہ کشمیر کے دورہ پر گیا تھا جہاں سے یہ تاثر لے کر آیا تھا کہ مسئلہ کشمیر اب انتہائی سنگین مسئلہ ہے جسے بلا تاخیر طے کر دینا مناسب ہوگا۔